مولانا فاروق اصغر صارم

محمد رمضان یوسف سلفی

۲۲، جولائی ۲۰۰۶ء کی رات جماعت اہل حدیث گوجرانوالہ کے جس عالمِ نبیل نے فرشتہ اجل کی آواز پر لبیک کہا اسے لوگ مولانا فاروق اصغر صارم کے نام سے جانتے تھے۔ وہ ایک جید عالم دین، قابلِ احترام خطیب، علومِ دینیہ کے مستند استاذ، بلند پایا مصنف و محقق، علم وراثت کے ماہر، نہایت نیک، معاملہ فہم، کم گو، شریف النفس اور اونچے مقام کے حامل عالمِ دین تھے۔ ان کے دادا مولانا عبداللہ باقی پوری ضلع امرتسر میں اپنی نیکی، خلوص اور ذکرواذکار کے باعث عزت وعظمت کے اونچے مقام پر فائز تھے۔ وہ اپنے گاؤں کی مسجد میں پنج وقت نماز کے امام بھی تھے۔ تقسیم ملک کے وقت ان کو سکھوں نے مسجد میں ہی بڑی بے دردی سے شہید کر دیا تھا۔ مولانا صارم اس نیک طینت انسان کے پوتے تھے۔

مولانا فاروق اصغر صارم ۱۹۵۲ء میں حافظ آباد میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام محمد عیسیٰ باقی پوری تھا۔ ۱۹۶۵ء میں انھوں نے پرائمری کا امتحان پاس کیا، اس کے بعد شہر حافظ آباد کی معروف دینی درگاہ مدرسہ دارالحدیث محمدیہ میں داخلہ لے کر یہاں سے ادب عربی اور درس نظامی کی تعلیم حاصل کی۔ فاضل عربی کے کورس کی تکمیل کے لیے جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ کا رخ کیا اور یہاں کبار شیوخ سے استفادہ کرتے ہوئے فاضل عربی کا امتحان امتیازی نمبروں سے پاس کر کے نمایاں پوزیشن حاصل کی۔

نومبر ۱۹۷۴ء میں صارم صاحب فیصل آباد چلے آئے اور انھوں نے جامعہ سلفیہ کی آخری کلاس میں داخلہ لے کر صحیح بخاری شریف پڑھی اور سند فراغت حاصل کی۔ گوجرہ شہر میں جماعت اہل حدیث کے ایک عظیم المرتبت عالمِ دین مولانا یعقوب صاحب فروکش تھے اور انھوں نے وہاں مدرسہ دارالحدیث والتفسیر قائم کر رکھا تھا۔ اب مولانا صارم اس عالمِ دین کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دورہ تفسیر کیا۔ انھوں نے مختلف ادوار میں جن اساتذہ کرام سے اکتساب علم کیا ان کے نام یہ ہیں۔ شیخ الحدیث حافظ محمد گوندلوی، شیخ الحدیث مولانا محمد عبدہ الفلاح، مولانا محمد چراغ، مولانا محمد رفیق، مولانا سید نذیر احمد، مولانا عبید اللہ کاموکی، شیخ الحدیث مولانا ثناء اللہ مدنی حفظہ اللہ۔

تحصیل علم کے بعد مولانا فاروق اصغر صارم نے درس وتدریس کے شعبہ کو اپنایا اور جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ میں دارالافتاء سعودی عرب کے مبعوث کی حیثیت سے تادمِ آخر تدریسی خدمات سرانجام دیں۔ مولانا صارم اچھے خطیب بھی تھے۔ وہ کئی سال سے جامع مسجد مستری علم الدین المعروف ٹاہلی والی گوجرانوالہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے تھے۔ لوگ ان کے خطبہ جمعہ کو سننے کے لیے دور دور سے آتے تھے۔ درس وتدریس اور وعظ وتقریر کے ساتھ ساتھ مولانا صارم کا تحقیقی ذوق بہت بلند تھا۔ انھوں نے علمی وتحقیقی شہ پارے تخلیق کیے۔ جو کتب ان کے گوہر بار قلم سے معرضِ وجود میں آئیں ان کے نام یہ ہیں:

۱۔ فقہ المواریث (عربی) ۔ علم میراث کے موضوع پر ایک بلند پایہ علمی کتاب ہے۔ بعض مدارس میں بطور نصاب پڑھائی جاتی ہے۔ یہ کتاب قرآن وسنت کے دلائل سے آراستہ ہے۔ جدید اور سلیس عربی زبان، ہر حدیث کی تخریج وتعلیق ہے۔ حاشیہ میں مشکل مقامات کا حل بھی دیا گیا ہے۔ اپنے موضوع پر عمدہ کاوش ہے۔

۲۔ تفہیم المواریث: یہ عربی زبان فقہ المواریث کا اردو ترجمہ ہے۔ کتاب میں ''یتیم پوتے کی میراث'' پر خصوصی مقالہ بھی شامل کیا گیا ہے۔

۳۔ حج رسول ﷺ: اس کتاب میں صحیح احادیث کی روشنی میں مسنون حج وعمرہ کے مسائل بیان کیے گئے ہیں۔

۴۔ بناتِ رسول ﷺ: یہ کتاب نبی علیہ السلام کی چار بیٹیوں کے حالاتِ زندگی پر مشتمل ہے اور اس میں صارم صاحب نے مخالفین کے اعتراضات کے جوابات انھی کی کتب سے دیے ہیں۔ عمدہ تحقیقی کتاب ہے۔

۵۔ بچوں کے پیارے نام: یہ کتاب دو ہزار سے زائد منتخب اسلامی ناموں کا مجموعہ ہے۔ کتاب کے شروع میں بچوں کے حقوق پر قرآن وسنت کی روشنی میں بڑا وقیع مضمون ہے۔ اس کے علاوہ اسلامی اور غیر اسلامی ناموں پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ اپنے موضوع پر یہ دلچسپ کتاب ہے۔

۶۔ اسلامی اوزان: یہ کتاب مد، صاع اور دیگر وزن کرنے اور ماپنے کے اسلامی پیمانے کی بحث وتعارف پر مشتمل ہے۔

۷۔ تعمیر سیرت: اس رسالے میں ان اوصاف کو بیان کیا ہے جن کی اسلامی معاشرے کے قیام کے لیے ضرورت ہوتی ہے۔

۸۔ معراج مؤمن: یہ کتاب نماز کے فضائل ومسائل پر مشتمل ہے۔

ان کتب کے علاوہ مولانا صارم نے بیسیوں عنوانات پر مقالے لکھے۔ انھوں نے ایک بہت عمدہ مقالہ ''رفع الیدین'' کے موضوع پر لکھا تھا۔ یہ اصل میں مولوی معاویہ صفدر جالندھری صاحب کی کتاب ''تحقیق عدم رفع الیدین'' کا جواب تھا۔ جو ہفت روزہ الاسلام لاہور میں پانچ قسطوں میں شائع ہوا۔ اس مقالے کو انھوں نے

مولانا عبدالرشید انصاری صاحب کی حمایت میں عدالت کے جج کو پیش کیا تھا اور رفع الیدین کے حق میں گواہی دی تھی۔ اس مقالے کے دلائل پڑھ کر فاضل جج نے فیصلہ عبدالرشید انصاری اہل حدیث کے حق میں دے دیا تھا اور مخالف بھاگ گیا تھا۔ بعد میں یہ تحقیقی مقالہ ''الرسائل فی تحقیق المسائل'' میں شامل کر دیا گیا تھا۔

بلاشبہ مولانا فاروق اصغر صارم اپنے تبحر علمی اور اعلیٰ اخلاق و کردار اور اوصاف حمیدہ کے باعث طبقہ علماء اور عوام میں قدر و منزلت رکھتے تھے۔ علمی و عملی میدان میں انھیں اونچا مقام حاصل تھا۔ افسوس کہ یہ عظیم المرتبت عالمِ دین ۲۲ جولائی ۲۰۰۶ء کی رات آٹھ بجے اپنے گھر کے قریب ٹریکٹر ٹرالی کے حادثے میں اچانک اس دنیا کو خیر باد کہہ گئے۔ اگلے روز صبح ممتاز عالم دین حافظ عبدالمنان نور پوری صاحب نے ان کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور انھیں سپردِ خاک کر دیا گیا۔ صارم صاحب کے لیے دعائے مغفرت کرنے والوں کی بہت بڑی تعداد ان کی نمازِ جنازہ میں شریک ہوئی۔ جنازے میں شریک دوستوں کے مطابق گوجرانوالہ کی تاریخ کا بہت بڑا جنازہ تھا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا صارم کی حسنات کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرما کر انھیں جنت میں اعلیٰ و ارفع مقام سے نوازے۔ آمین۔